© rasailojaraid.com

غزل

از جناب آلمؔ مظفر نگری

سوزِ غم ہر رنگ میں ہی سوختہ جانوں کے ساتھ
شمع محفل تا سحر جلتی ہے پروانوں کے ساتھ

ڈوبنے پر کیوں سکوں ملتا نہ بحرِ عشق میں
ہی یہاں ساحل بھی زیرِ موجِ طوفانوں کے ساتھ

پھر تسکینِ جنوں آتی رہے گی وقت پر
ہی یہ وعدہ فصلِ گل کا اپنے دیوانوں کے ساتھ

اہلِ دانش کی نگاہوں سے یہ پوشیدہ نہیں
اک حقیقت بھی ہوا کرتی ہی افسانوں کے ساتھ

اپنے ہی سائے سے ڈر جاتا ہوں ساحل پر کبھی
اور کبھی میں کھیلتا ہوں بڑھ کے طوفانوں کے ساتھ

اک ادائے خاص ہی یہ بھی جنوں کی ورنہ یوں
عقل ہرزہ کار اُلجھے اور دیوانوں کے ساتھ

چھپ کے دامن میں بگولوں کے نہ جانے کس طرح
اُڑ رہی ہے خاکِ گلشن بھی بیابانوں کے ساتھ

جب نہیں دیتا ہی ساقی اُن سے پی لیتا ہوں میں
ملتے جلتے ہیں گل و انجم بھی پیمانوں کے ساتھ

باریابی اسکو ملتی ہے حریمِ عشق میں
جو سرِ محفل جلے رہ رہ کے پروانوں کے ساتھ

یہ شرف حاصل ہوا تبلیغِ وحدت سے مجھے
ذکر ہر محفل میں ہی میرا صنم خانوں کے ساتھ

بڑھ رہی ہے گرمیِ محفل بہر لحظہ آلمؔ
ہے طوافِ شمع میں کون آج پروانوں کے ساتھ

غزل

از جناب سعادت نظیر ایم اے

یہ سبز باغ تو اوروں کو آپ دکھلائیں
مری نگاہیں کسی سے فریب کیا کھائیں

خزاں کے جور نے کیا کیا کیا ہی خونِ اُمید
بہارِ تازہ لئے باغباں نئے آئیں

فضائے تیرہ میں بے حس پڑے رہیں کب تک؟
اُٹھو! چراغ بنیں، روشنی کو پھیلائیں

جمود جہل ہی طاری جہانِ حکمت پر
شعورِ زلیت کا پندار آؤ! اُکسائیں

جو کام دہر میں تلوار کر نہیں سکتی
قلم کے زور سے وہ کام کر کے دکھلائیں

جو بر ہمی نہ سمجھتے ہوں زلفِ جاناں کی
نظیرؔ! گیسوئے دوراں وہ خاک سلجھائیں

© rasailojaraid.com